جلد ۱۲	بمبئی:- دوشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء	نمبر ۱۳

مقدمۃ المجلس

یہ قوم کیون ترقی نکرے

قوم کا ہر فرد ملک کی ترقی کو بھی اپنی ترقی سمجھنے لگتا ہو تو ممکن نہیں کہ وہ ملک درجہ کمال پر نہ پہنچے ہندوستان مین اگر یہ بات ہوتی تو علم و صنعت و حرفت کی تحصیل و وجود تمام ہو لوگون کے سعد ترنزل مین کیون ہوتی یہان تو ہر شخص کا ورد نفسی نفسی ہے ہر مذہب کے لوگ اپنے ہی ہم مذہب کا بھلا چاہتے ہین - چاہے اوسین دیگر اقوام کا نقصان ہو یا سلطنت کی بنا متزلزل ہو جائے جاپان نے جو ایک قلیل عرصہ مین کل عالم مین نام پیدا کر لیا اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتین اوس سے رابطہ اتحاد قائم کرتی جاتی ہین اوسکی وجہ یہی ہے کہ ہر فرد قوم ملک پر مرتا ہے اور فدائی ... ہو

آرام بالائی طاق

رکھکر جان و مال سے ملک پر فدا ہو رہے ہے - بجز اسکے کیسے ہو سکتا ہے کہ اس ملک کو ترقی حاصل نہ ہو - واقعات ثابت ہو رہا ہے کہ جاپان مین فدائیان قوم کی بیحد نظیر ملتی ہین یہی حال اسکے ہمسایہ کوریا کا ہے - حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ کوریا کے ایک مدرسہ مین صرف ۳۰ سالہ طالبعلم نے کوریا جاپانی قرضہ ادا کرنے کے فنڈ مین چندہ دینے کے لئے تین ماہ تک فاقہ کشی کی گھر سے تین مہینہ کی رقم اپنے دوپہر کے کھانیکے متعلق جو اوس کے وقت مین ملا پکوان سے کھانیکے لئے ملا کرتی تھی اوسکو گمشتہ حاصل کرکے چندہ مین داخل کرکے تین ماہ تک صرف گھر کے ایک وقت کے کھانے پر گذارہ کیا - اس لڑکی کی ہمت مردانہ پر آفرین ہے جس قوم مین ایسے لڑکے ہون اوسکا ترقی نکرنا حیرت انگیز ہے ہندوستانی اپنی قسمت کو رو

گلزار بمبئی

بمبئی والون کا شوق غزل بینی پیدا کرنے کی غرض سے کئی رسالے اس قسم کے شائع ہوئے کہ ایک ہی دو آنے مین مختلف اساتذہ کے کلام کی سیر ہو سکے منشی نور محمد صاحب آذر مدرس مدرسہ ہاشمیہ کی نظر عنایت بمبئی والون کے حال پر ہوئی تو انہون نے بھی سعی بلیغ سے اساتذہ کا ماضی و حال کی منتخب غزلین اکٹھا کین - کچھ اپنا بھی کلام اوس مین شامل کیا اور ۲۰ صفحہ کے ایک مختصر رسالہ کی صورت مین اونہین شائع کیا مگر اون کی ہمت مین ابھی تک محدود نہین ہے یہ تو صرف پہلا ہی حصہ ہے خدا آذر صاحب کو ... ہمت ... اور بھی آذر صاحب کی کوشش سے مستفیض ہونے کا موقع ملیگا -

ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے

گورنمنٹ نے دیسیوں پر یہ عنایت تو کی کہ انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کر کے ان میں آزادی کی روح پھونکی۔ پولیٹیکل معاملات میں واقفیت کا موقعہ دیکر اپنی اکثر چالوں سے انہیں واقف بنا دیا۔ مگر اب یہ چاہتی ہے کہ اپنی اور دیسیوں کی محنت کا جو متفقہ نتیجہ لازمی طور پر ظاہر ہونا چاہئے وہ نہ ہو۔ اپنے سیاہ و سفید کے طشت از بام کرنیوالوں کو یہ بہت بری نظر سے دیکھتی ہے۔ گرو چڑھنے والوں کی بیجا خوشامد کی مخالفت کرنیوالے اسکی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح کھٹکتے ہیں اور یہ چاہتی ہے کہ ایسے لوگوں کو سبق پڑھا کر اور ہر اندرونی معاملے سے ناواقف بنا کر اب انہیں اپنی بیجا کارروائیوں کی مخالفت سے روکے۔ مگر ہم یہی کہیں گے کہ جابرانہ طریقہ سے تو گورنمنٹ کی یہ خواہش پوری بھی ہو سکتی ہے لیکن جس اصول کی ہماری عادل گورنمنٹ پابند ہے وہ یہ ہے کہ ایسے صلح طریقے سے کارروائی کیجئے کہ ظاہر بینوں کو کسیطرح ظلم کا شائبہ نہ ہو سکے۔ اور اس اصول کے کل پرزوں سے بھی تعلیم یافتہ دیسی اچھی طرح واقف ہو گئے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دھوکے میں آ سکیں۔ بمبئی میں اب تک گورنمنٹ کی طرف سے ایسی چالبازی کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔ مگر اب اس تکلیف کے گوارا کرنے کا وقت آ ہی گیا سر فیروزشاہ مہتا نے دقتاً فوقتاً بہت ہی مہذب طریقے سے گورنمنٹ پر ایسے اعتراضات کئے کہ اوسکو یہ کہنا پڑا کہ [illegible]

کہ مرا عاقبت نشانہ کرد

ذرا بھی گورنمنٹ کی طرف سے کسی بے ضابطہ کارروائی کا ارادہ ظاہر ہوا اور یہ آستین چڑھا کر اوسکی مخالفت کے لئے تیار ہو گئے اصل قابلیت اور ذہانت کی وجہ سے اور دیسی ممبروں کو بھی اپنا معتقد بنا دیا ہے اور ہر کوشش میں اونہیں اپنے ہمراہیوں سے پوری مدد ملتی رہی ہے۔ میونسپلٹی کے تو اکثر دیسیوں کی باگ اونہیں کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرف چاہتے ہیں پھیر لیتے ہیں۔ لارڈ کرزن کو سر فیروزشاہ نے ایسی ذلت دی کہ وہ عمر بھر مسٹر مہتا کی عنایتوں کو نہ بھولینگے بیچارے لارڈ صاحب آخر تنگ آ کر یہ انگریزی تدبیر بھی کر گئے کہ انگلینڈ سے سفارش کرکے ان کے لئے سر کا خطاب لے آئے۔ تاکہ اس احسان کے بوجھ سے اونکا سر اسقدر جھک جائے کہ میری مخالفت میں سر اٹھانے کی ہمت نہ کر سکیں۔ مگر تو یہ سر مہتا اون لوگوں میں نہیں ہیں۔ جو دو حرفی خطاب پر اسقدر پھول جاتے ہیں کہ سمجھنے لگیں ساری دنیا ہمارے ہاتھ لگ گئی۔ اور پھر گورنمنٹ کی خوشامد میں کوئی بات اوٹھا نہیں رکھتے۔ پس سر مہتا کے لئے یہ خطاب طوق کا نہ ہو سکا اور انکی آزادی میں ذرا بھی فرق نہ آیا اور اسکے بعد لارڈ کرزن کی بیجا کارروائیوں کی دھجیاں اوڑانے سے باز نہ آئے۔ گورنمنٹ مگر اون نے جب دیکھا کہ گو یہ شاگرد ہمارے ہیں مگر ہمیں پہ وار کرنے لگے [illegible]

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

ہنگام انتخاب میں آزادی تو بھی تدبیریں رہا کہ سر مہتا کو صاف ارشاد دیا۔ مگر واہ رے مبرے شہر یہ بھی کمربند ہو کر انکی دغابازیوں کو پبلک کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور آخر اپنی کوشش میں اونہیں اتنی کامیابی ہو گئی کہ اسسال کا کورٹ نے اونہیں باضابطہ طور پر منتخب مان لیا۔ مگر سر مہتا نے اسی پر اکتفا نہ کیا گورنمنٹی کارکنوں کی شرمناک حرکتوں سے پبلک کو واقف کرنے کی غرض سے اونہوں نے نالش دائر کر دی۔ اور میونسپل حکام پر خوب خوب حملے کئے۔ اس میں اونہیں خاطر خواہ کامیابی تو حاصل نہیں ہوئی مگر پبلک کی آنکھ ضرور کھل گئی۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ جب مسٹر گوکھلے بمبئی آئے۔ اور انتخاب میونسپلٹی کی اس نازیبا شورش کا حال معلوم ہوا تو اونہوں نے مادھو باغ کے جلسہ میں اسکے متعلق بہت پر زور اسپیچ کر کے یہ ثابت کر دیا کہ میونسپل حکام ڈپٹی میونسپل بورڈ سے سر مہتا کو الگ کر لینے کی کوشش اسلئے کی۔ کہ یہ قابل مدبر اون کی کسی چال میں نہیں آتا تھا۔ اور تمام دیسی ممبران میونسپالٹی کو دھینگا پھینکنے سے محفوظ رکھتا تھا۔ اس تقریر کا اثر پبلک پر بہت بڑا ہوا اور حکام میونسپلٹی پر ہر طرف سے حرف ہو رہی ہے۔ اب وہ بھی پچھتاتے ہیں کہ ہم سر مہتا کو ذلیل کرنا چاہتے تھے مگر اون کے رسوخ اور شہرت میں الٹے اور زیادہ ترقی ہو گئی۔

آخر گھبرا گئے

اب ہمین اچھی طرح یقین ہو گیا ہے کہ مصریون کی بیداری نے ہماری گورنمنٹ کو بہت مشوش کر دیا ہے۔ انکو واقعی یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ مصریون کا اس طرح خواب غفلت سے چونکنا ہمارے اقتدار کے لئے سخت مضر ثابت ہو گا۔ یون تو انگریزون کا وہان اچھی طرح قدم جمچکا ہے اور اوسے اوکھاڑنے کے لئے مصریونکو بڑے استقلال سے کام لینا پڑیگا مگر اندیشہ کی بات ضرور ہے کیونکہ مصریون مین علوم جدیدہ کی ترقی نے ایک نئی روح پھونکدی ہے اور وہ اب بہت کچھ اس قابل ہو گئے ہین کہ اپنی سلطنت کا انتظام اسوقت جبکہ وہ پرانی حالت مین اپنے ملک مین وہ غیرون کا قبضہ کسی طرح خوشی سے نہین دیکھ سکتے۔ پارلیمنٹ نے مصریون کی مجلس عامہ کی تجویز سے مخالفت ہو کر بیان ترکیب ترکی کرنے والے پر اس سے علیحدہ ہونے کیلئے زور ڈالا گیا۔ کچھ ورق وزارت کے الفاظ میں انہین یہ سمجھایا ہے کہ دیکھو تمہارے ملک کی کیا حالت تھی اور ہمارے انتظام نے اوسے آبادی اور سرسبزی کے کس درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ اب اگر تم ہماری روسے فائدہ اوٹھانے سے انکار کرتی ہو تو ہمین اپنا تو کوئی خیال نہین صرف ملک کی تحریک بذریعہ ہمارا دل دکھاتا ہے کہ جس پودے کو ہمنے اس قدر محنت سے آبپاشی کرکے اوگایا۔ بڑھایا وہ معرض پامالی مین آیا چاہتا ہے لہذا بہتر ہے اگر تمہین ملک کی بہبودی منظور ہے تو ہماری خدمت کو قبول کرو۔ اور دوسری طرف ہم دہمکی بھی دی گئی ہے کہ ہم مصر رعایا کے ساتھ تمہاری ... ...

شمولیت کسیطرح مناسب نہین

اور اگر تمنے ہماری صلاحپر عمل نہ کیا تو یاد رکھو ہم اپنی کوشش کو اسطرح بیسود نہین دیکھ سکتے کہ ہمین اوس حالت مین جب ملک مین امن و امان کی صورت پیدا ہو گئی صنعت و حرفت مین ترقی حاصل ہوئی۔ زراعت کی حالت مین معتدبہ اصلاح ہو گئی ہم یہان سے چلے جائین اور ایسے ہاتھون مین ملک کو چھوڑ دین جو اوسے بہت جلد اگلی حالت پر پہونچا دینگے۔ خیریت اسی مین ہے کہ تم اس تجویز سے الگ ہو جاؤ ورنہ ہمین اپنے اقتدار کے اظہار کی ضرورت پڑیگی۔ اس دھمکی نے ابتک تو خدیو پر کوئی اثر نہین کیا ہے۔ آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے مگر معلوم تو ایسا ہوتا ہے کہ انگریزون کے حق مین مصر کی حالت اب بہت نازک ہو گئی ہے مصری امرا بڑے استقلال کے ساتھ اسی بات پر اڑے ہوئے ہین کہ ہم اپنا ہیچ تو مین نہین جو اپنی باگ اورون کے ہاتھون کے ہاتھون مین دین۔ انگریزون کی اب کوئی ضرورت نہین۔ ہم مین تو اچھے برے پہلے کی امتیاز ہے۔ اور سلطنت کا انتظام مجلس شوری کے حوالہ کرنے سے کوئی خوف بھی نہین رہیگا۔

لارڈ کرومر نے جب یہ رنگ دیکھا تو اون کے اوسان خطا ہو گئے۔ اب تک اون کا اقتدار تھا کہ خدیو کی مجال اون کے آگے چون کرنے کی تھی اور اب معمولی امراء متحدہ کوشش سے اون کے ہاتھ سے تمام اختیارات چھینے لینے پر تلے ہوئے ہین انہون نے دیکھا کہ آئندہ عزت کا

عزت پر پانی پھر جائیگا

خیریت اسی مین ہے کہ اب یہان سے کھسک جاؤ۔ پھر مصر کی رعایا جلنے اور میرا مقام رعایا کو اگر کامیابی بھی ہوئی۔ تو اوسمین میری اور عزت ہو گی کہ جبتک مین تھا مصریون کی طاقت ذرا بھی ابہر نسکی۔ اور اب دیکھئے انگریزون کے سایہ سے اختیارات سلب ہو گئے۔ اس خیال سے اونہون نے فوراً استعفا داخل کر دیا۔ بہانہ تو یہ کیا ہے کہ اب مین بہت ضعیف ہو گیا ہون مجھسے جہان تک گورنمنٹ کی خدمت ہو سکی مینے کوئی بات اوٹھا نہ رکھی۔ اور میری کوشش کی شہادت ملک کی سرسبزی و ترقی اچھی طرح دیگی مین تو اب بھی خدمت سے جی نہ چراتا مگر کیا کرون کام میرے ذمہ بہت ہی مشکل تھا اور اوسمین مجھے جس محنت سے کامیابی حاصل ہوئی اوس سے کسیکو انکار نہین ہو سکتا۔ یہ میرے قویٰ کہان تک کام دیسکتے۔ اب وہ مجھے جواب دے رہے ہین۔ اور مجھے معاف کیا جائے تو مین بہت مشکور ہونگا مگر لارڈ صاحب نے دبی زبان سے اقرار کرہی لیا کہ مجھے اب بھی استعفا دینے کی ضرورت نہ ہوتی مگر یہان کا رنگ بہت بگڑ گیا ہے۔ ملکی معاملات مین بڑی الجھنین پیدا ہو گئی ہین اور جیسی دماغی ضعف کی حالت مین مجھسے انکے سلجھا نیمین گورنمنٹ کو زیادہ مدد نہین مل سکتی۔ جبکی لارڈ صاحبکی معاملہ فہمی اور بلند دماغی کی داد دیتے ہین کہ کس خوبی کے ساتھ وہ آئندہ بدنامی سے محفوظ ہو گئے۔

بمبئی ۱۰ — دوشنبہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۰ء

بمبئی پنچ بہادر ہفتہ وار

گوشت کہانیکی عادت ترک کردو

بھائی گوشت کہانیوالو اب تک تو تمنے ہندوؤں کو جلا جلا کر سیخ و کباب کے خوب مزے لوٹے مگر اب ذرا سنبھل جاؤ۔ ابھی سے رفتہ رفتہ عادت ترک کردو تو بہتر ہے ورنہ اگر گورنمنٹ سے اسکی ممانعت کا حکم نافذ ہوگیا تو مشکل ہو جائیگی۔ دفعتہً ایسی مزیدار چیز کو ترک کرتے ہوئے جان پر آ بنیگی کیونکہ دال بھاجی کہانیوالوں سے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ تو جانوروں کی طرح چنے چابین اور بالائی تک اور تم بے فکری سے گوشت کے مزے اوڑاؤ پھر اونکا تو پھر کچھ اثر ہوتا نہیں بہت کچھ تمہین سمجھایا کہ اس خوراک میں سراسر نقصان ہے تاکہ کسی طرح گمراہی کرکے چھوڑ دو۔ مگر تم بھی ایسے استاد نکلے کہ کوئی فقرہ و تیر چل ہی نسکا۔ آخر تنگ آکر اونہوں نے یہ ترکیب نکالی کہ گورنمنٹ کو اسطرف متوجہ کیا جائے کہ یہ سارے فسادات گوشت خوری کے مینا بنے یعنی مرکز امراض ہو رہا ہے۔ اس کے استعمال کی قانونی طور پر ممانعت ہو جائے گی تو شہر کی صحت بہت اچھی ہو جائیگی۔ سیٹھ لالہ بہ سنکر جگشید اس نے میونسپل کمشنر کو لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹروں کا ایک کمیشن مقرر کرکے گوشت خوری کے نقصانات کی تحقیقات کیجائے اور اگر اونہوں نے یہ رپورٹ کر دیا۔ کہ (جو ہماری ترکیب سے ضرور ہوگا) تو پھر گورنمنٹ کو لا محالہ اپنی رعایا کی حفاظت کے خیال سے قانوناً گوشت کہانے کی ممانعت کرنی پڑے گی۔

پھر گوشت کہانے والو۔ اب تم کیسے پیٹ بھروگے

ایسے نا ہندو بونکی حمایت ہی کیا

یہ تو ہندوستانیوں کی کہاں قسمت کہ انکی بہبودی کی کوئی تجویز پارلیمنٹ میں پاس بھی ہو سکے لیکن بعض بہی خواہان ہند صرف نام کیلئے انکی حمایت میں ذرا زبان بھی کہول دیتے ہیں۔ تو مہذب لوگوں کی روح کو صدمہ ہوتا ہے۔ نٹال میں ہندوستانیوں پر جو ظلم توڑے جاتے ہیں اوسکی حمایت میں کچھ لوگوں نے پارلیمنٹ میں بحث چھیڑ دی تھی۔ گو حسب معمول اوس بحث کا کوئی نتیجہ نہیں ہوا۔ اور ہندوستانیوں کی حالت بدستور گرا گرا قرار دیا گیا۔ پھر بھی نٹال والونکو صرف ہندوستانیوں کی حمایت کی بحث سخت ناگوار ہوئی ہے۔ نٹال کے صدر اعظم تحریر فرماتے ہیں کہ پارلیمنٹ نے یہ کیا غضب کر دیا کہ غیر مہذب قوم کی حمایت میں وقت ضائع کیا اس سے نٹال کے مہذبین میں سخت جوش پیدا ہوگیا ہے کہ آیا یہ وحشی اس قابل ہیں کہ اونکی تکلیفوں سے مہذب دلوں پر کوئی درد کا اثر پیدا ہو۔ نہیں صاحب۔ ہم تو ان کے یہاں رہنے کے بھی روادار نہیں بلکہ جو لوگ ضرورت کیلئے ہندوستانیوں کو بھرتی کر بھی لیتے ہیں آیندہ اون سے قانوناً یہ اقرار لیا جائے کہ جہاں اونکی میعاد ختم ہو اونہیں فوراً ہمارے مہذب ملک سے خارج کر دیں تاکہ وہ لوگ اس ملک میں اپنی بدتہذیبی کا بُرا اثر نہ پھیلا سکیں۔ اب خیال کیجئے کہ ہندوستانیوں کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ کالی چمڑی والونکی بدبختی دور تک بھی اپنا اثر دکہائے بغیر نہیں رہی۔

اب ہندوستانی بھی پیدا ہونے لگے ہین

خدا کی شان ہے کہ اب ہندوستان کی ہڈیوں میں بھی ذرا سی ہمت پیدا ہونے لگی ہے پہلے وہ گورنمنٹ کے ہر قانون کو سر تسلیم خم کرکے سن لیتے تھے اور کیسا ہی جابرانہ قانون ہو مخالفت کی ہمت نہیں کر سکتے تھے وہ چند سال میں یہان کی ہوا ایسی بگڑ گئی کہ گورنمنٹ کو بات بات پر دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سچ پوچھو تو یہ کل لارڈ کرزن کے کھلائے ہوئے ہیں اونسے پہلے وائسرائے جو کام کرتے تھے اوسمین الفاظ کا غازہ اس خوبی سے چڑھایا جاتا تھا کہ سب دہوکہ ہی دہوکہ میں رہجاتے تھے لارڈ موصوف جو آئے تو اونہوں نے خیال کیا کہ اول تو اس طریقے ہماری غرض حاصل ہونے میں بڑی تاخیر ہوتی ہے۔ علاوہ ازین اسمین ہماری قدر اسی سکی ہوتی ہے اسلئے اونہوں نے جی کہولکر بہت صاف طور پر دیسیون کی حق تلفی شروع کر دی ہے اسکے دیسی چونک پڑے اور ایکدفعہ جو آنکھ کہل تو گورنمنٹ کی ہر کارروائی انہین مشتبہ نظر آنے لگی اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ معمولی لوگ بھی مخالفت میں ہاتھ پاؤں ہلا ہی لیتے ہیں۔ پنجاب میں محکمہ آبپاشی کے متعلق گورنمنٹ نے جب یہ قانون پاس کیا تو دیسیوں کی مشتبہ نظریں اسکی تہ کو پہنچ گئیں اور زمینداروں کو اس قانون کے پردہ میں اپنے نقصانات نظر آنے لگے۔ بس پھر کیا تھا۔ مخالفت کے جلسے تو اب عام ہو گئے ہیں۔ اونہوں نے بھی متفق ہوکر ایک جلسہ میں اس قانون کے مضر نتیجوں پر بحث کی۔ اور ایک ریزولیوشن پاس کیا کہ گورنمنٹ سے مخلصانہ طور پر اس قانون کی ترمیم یا تنسیخ کی درخواست کیجائے۔ پنجاب کے اکثر مقامات میں ایسے جلسے ہو رہے ہیں

اب ہم میں تاب صبر نہیں

دول یورپ نے ایک عرصہ سے ایران کی قسمت
قبضے میں کر رکھی ہے اور ہر وقت اسکے اندرونی
معاملات میں مداخلت کرنیکی فکر میں رہتے ہیں۔ روس
نے بہت کچھ سرمایہ لگا کر پورے تجارتی حقوق حاصل
کرکے ایران میں اسقدر قوت پیدا کرلی کہ خود گورنمنٹ
ایران کو ہر بات میں اسکا دست نگر رہنا پڑے۔
اس کوشش میں اسے ضرور کامیابی ہوتی مگر ہماری
بہادر گورنمنٹ نے اسکا بیجا رسوخ روک دیا۔ اور
ایرانیوں کو روس سے بہت کچھ بدظن کرکے وہاں
اپنا رسوخ بڑھانا چاہا۔ غرضکہ ان دونوں سلطنتوں
کی کھینچا تانی سے ایرانی حکام بیدار ہوگئے۔ رعایا
کی بھی آنکھ کھل گئی اور انہیں اپنے ہاتھ کام
کی فکر پڑگئی۔ جسکا نتیجہ ہوا کہ یورپ کے طریقہ
پر وہاں ایک پارلیمنٹ کی بنا ڈالی گئی جسنے
انگلینڈ و روس کو بہت چونکا دیا۔ ظاہرا یکھ طور پر
تو انگلینڈ نے اسپر خوشی ظاہر کی۔ مگر اسے یہ اندیشہ
پیدا ہوا کہ پارلیمنٹ کی مجموعی قوت سلطنت کے
تمام نقائص کو دور کریگی اور ہمیں اپنا مطلب حاصل
کرنے میں آسانی سے کامیابی نہیں ہوسکیگی
اسلئے اوسنے روس کو گانٹھ لیا کہ اب باہمی
دشمنی کا وقت نہیں رہا۔ آؤ ہم تم ایک معاہدہ
کرلیں۔ اس سے سارا زور ایران پر پڑیگا
اور وہ ہماری مخالفت کی بہت جرأت نکرینگے۔ معاہدہ
ہو ہی رہا ہے اور روس نے چھیڑ شروع بھی کردی کہ
کسی ایرانی نے ایک روسی کو مار ڈالا۔ اور روس نے
گورنمنٹ ایران سے بڑی سختی کے ساتھ اسکا تدارک
چاہا۔ [illegible]
کیا گیا اس سے ایرانیوں میں سخت جوش پھیلا ہوا
اور [illegible] سلطنت پر [illegible]

شورش کو میلہ ڈالو اور پاؤں پھیلائے

ظاہرداری کی محبت کو بھلا کہاں تک قیام ہو
سکتا ہے۔ چاہے کچھ روز کیلئے لوگ ایسی محبت کے
دھوکے میں آکر بیخبر رہیں مگر جب صاف طور پر
عداوت کی حباب نظر آنے لگتی ہے تو کیسا
ہی سیدھا سادہ آدمی ہو اوسکی آنکھ کھل ہی جاتی
ہے۔ ہندوؤں نے ہمیشہ اسبات کی کوشش
کی ہے کہ ضرورت کے وقت مسلمانوں کو اپنا شریک
حال بنکر مطلب نکال لیں۔ اور پھر ادن سے
کوئی واسطہ نرکھیں۔ مسلمان بھی ہمیشہ انکے
دھوکے میں آتے رہتے ہیں۔ ہزار دفعہ ہندوؤں
کے خلوص کی قلعی کھل گئی اور تجربہ کاروں میں
اشتباہ و فریب کی صلاحیت ہی نہیں۔ جب انہوں
نے میٹھی میٹھی باتیں بنائیں۔ انکو سر گرم ہوکر
آسمان پر چڑھا دیا۔ اور یہ سمجھنے لگے ہیں کہ اب ہندوؤں
کا دل ہماری طرف سے صاف ہوگیا ہے ہمیں [illegible]
[illegible] چاہئے اور وہ ہیں کہ مسلمانوں کو اسطرح
دھوکے میں ڈالکر انہیں نقصان پہنچانیکی خفیہ
ترکیبیں لڑاتے رہتے ہیں۔ مگر بارہا ان دو بیہودہ
ان مسلمانوں میں تھا نہیں جو ان [illegible]
اصل کانگریس سے گئے چنداں مخالفت نتھی مگر وہ
سمجھتا تھا کہ جن امور میں شامل ہونگی جو وقعت دیجاتی
ہے وہ محض بیغرضی ہے کہ جب گورنمنٹ یہ خیال
کریگی کہ اسمیں ہر قوم و ملت کے لوگ شامل ہیں تو اسکا
اثر زیادہ ہوگا اور خصوصاً مسلمانوں کی شمولیت کانگریس
کی کامیابی کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی مگر
کانگریس ہمیں اوس کامیابی سے کوئی فائدہ
اٹھانے نہ دینگے کیونکہ ہندوؤں کے
مقابلے میں ہماری تعداد بہت کم ہے۔
دوسرے ہم میں ... ...

شوق علم نام کو نہیں

تعلیمیافتہ ہندوؤں کے آگے ملکی معاملات میں
ہماری کوئی حقیقت نہیں۔ اسکا یہی نتیجہ ہوگا
کہ ساری رعایا کے نام سے حقوق حاصل کرنے کے
بعد ہندوؤں ہی کا زور رہیگا۔ اور پھر مسلمانوں
سے اپنی دلی عداوت کا بدلہ لینے میں انہیں
بڑی آسانی ہوگی۔ پیرنچر کا یہ خیال بہت صحیح تھا
اور مشاہدہ سے اوسکی تصدیق بھی ہوچکی ہے
تقسیم بنگالہ ایک ایسی تجویز تھی جس میں ہندوؤں
کے اقتدار کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ تھا۔
اور بخلاف اسکے مسلمانوں کے حق میں بہت مفید
یہاں جاکر ہندوؤں کے خلوص کا پتہ لگ گیا۔
مسلمانوں کا فائدہ ادن سے بھلا کیسے دیکھا
جاسکتا تھا بہت کچھ ہاتھ پیر مارے مگر کچھ
دال نہ گلی تو انہیں کے دشمن ہوگئے جنکی
دوستی کے بڑے بڑے وعدے کئے جاتے تھے
غرض اس عداوت کا ایک نتیجہ کومیلا کی
شورش تھی۔ یہاں بھی منہ کی کھائی تو
اور بگڑے۔ اور مرد میدان بننے کی تو انہیں
صلاحیت ہی نہیں۔ بلوے کی خفیہ ترکیبیں
لڑانے لگے۔ مکانوں میں لاٹھیاں وغیرہ جمع
ہونے لگیں تاکہ غافل پاکر مسلمانوں پر حملہ
کر بیٹھیں۔ مگر اونکی قسمت آجکل ایسی
پلٹ گئی ہے کہ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوسکتی
چنانچہ ہندوؤں کی اس کوشش کا راز
بھی طشت ازبام ہوگیا۔ ایک زمیندار کے تحقیق
ملازم اس بزدلانہ کوشش کے جرم میں ماخوذ
ہوگئے ہیں اسنے مسلمانوں کو اور برانگیختہ
کردیا ہے اور ہر جگہ شورش کے آثار
پائے جاتے ہیں۔

معرکہ آرائی

مٹی کی بھی ملے تو روا ہے شباب میں

پنچ بہادر! کہئے مزاج اقدس؟ آجکل تو طاعون ملعون نے ایسا ستا رکھا ہو کہ حواس ٹھکانے نہیں۔ جسکو سنو۔ مرگیا۔ جسکو سنو لدگیا۔ آجکل مرنا کیا ہے ایک دل لگی ہے۔ کل اچھے خاصے بھلے چنگے تھے آج سنا تو چٹ پٹ مر گئے۔ بازار میں نکلو تو چاروں طرف سے یہی صدا آرہی ہے کہ وہ مرگیا وہ چل بسا۔ غسالوں اور گورکنوں کی خوب بن آئی ہے۔ ہاں جنازہ پڑھنے والے البتہ غائب۔ یا مظہر العجائب۔ گورکن پہلے ہی سے کدال۔ بیلچہ۔ پھاوڑے لئے قبرستانوں پر نظر آتے ہیں۔ اللہ رے مستعدی۔ غسال ہیں کہ پہلے ہی سے کوری ٹھلیاں۔ لوٹے غسل کا سامان لئے بیٹھے ہیں۔ عشرہ محرم الحرام کے ماتم ہی سے فرصت نہ ملی تھی کہ طاعون ملعون نے کہرام مچا رکھا ہے۔ کہیں باپ بیٹے کو رو رہا ہے کہیں بیٹا باپ کو۔ کہیں ماں بیٹی کا سوگ کر رہی ہے کہیں بیٹی ماں کا۔ سارے شہر میں سناٹا اور ویرانی ہے۔ جس طرف نگاہ کرو وحشت برس رہی ہے۔ سیکڑوں دوکانیں بند پڑی ہیں۔ صدہا مکانات میں قفل پڑے ہیں۔ نہ اگلی سی چہل پہل ہے نہ اگلا سا غلغلہ۔ اک ماتم داروں کی آواز ہر طرف سے سنائی دے رہی ہے۔ ع ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق ؎ نوحہ غم ہی سہی نغمہ شادی نہ سہی ؎ بھیا پنچ۔ کچھ اس طاعون کی وجہ بھی سمجھتے ہو کہ کیوں ہے؟ واہ یہ وجہ کی آپنے خوب کہی۔ ارے میاں وجہ کیا کچھ بھی نہیں۔ یہ قہر خدائی کارخانہ ہیں۔ اسمیں کون دخل دیسکتا ہے مثل ہے کہ حیلہ روزی بہانہ موت۔ تو یہ طاعون نہیں موت کا بہانہ ہے۔ اب یوں جسکا جی چاہے مثل گھڑنے لگائے۔ ہاں بھئی یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ یہ خدائی کارخانے ہیں مگر میں اس عذاب کے اسباب پوچھتا ہوں کہ آخر یہ نازل کیوں ہوتا ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ حضرت انسان خود اپنے کرتوت سے اس عذاب کو بلاتے ہیں۔ تم اگر لکھنؤ کا ایک واقعہ سنو تو صاف کہہ دو کہ اسپر طاعون نہیں بلکہ طاعون کا باوا نازل ہونا چاہئے اس خبر کو سنکر بتاہے تن بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ پھریریاں لینے لگوگے ابھی دو تین روز کا واقعہ ہے کہ کشمیری محلہ میں ایک ہندو چودہری کی لڑکی بہت حسین کوئی سولہ یا سترہ برس کا سن طاعون میں فوت ہوگئی اسکے عزیز و اقربا اوسکو ٹھیل پر رام رام ست کی صدا بلند کرتے لیچلے۔ ٹھیل کے واسطے چاہیے سڑک۔ اسلئے ٹھیل کو سڑک کی راہ بھیجا اور خود پگڈنڈی سے مرگھٹ کو روانہ ہوگئے۔ مگر ٹھیل کے پیچھے پیچھے ایک یکہ بان بھی یکہ لئے جا رہا تھا۔ مرگھٹ کی راہ میں بارہ برہ ایک جنگل ملتا ہے۔ وہاں پہنچکر ٹھیل والوں نے دم لیا۔ یکہ بان کی بن آئی۔ ٹھیل والوں کو کچھ زر نقد دیکے کہ جبتک تم حقہ تمباکو سے فرصت کرو۔ میں اس مردہ کی نگرانی کرتا ہوں۔ نگرانی کیا کریگا اوس لاش پر مسلط ہوگیا۔ کہتے ہیں کہ یکہ بان اوس لڑکی کا شیدائی تھا۔ اچھے شیدائی نکلے۔ زندہ نہ سہی تو اوس مردہ ہی کے ساتھ وصل کی ہڑائی ع مٹی کی بھی ملے تو روا ہے شباب میں ؎ یکہ بان فارغ بھی نہ ہونے پائے تھے کہ دھر لئے گئے۔ ٹھیل والا اور یکہ بان دونوں گرفتار کرکے چالان کئے گئے۔ عدالت نے مجرم کو حبس جنم یعنے دوام الحبس اور ٹھیل والے کو چودہ برس کی ٹھونک دی۔ میرے نزدیک تو یہ سزائیں بھی کم ہیں۔ اب کہئے کہ قہر خدا نازل نہ ہو تو کیا ہو۔

واقعہ حسن لکھنوی

حشرات الارض کی فریاد اور حشرات الریح کی داد

زمین دوز خاکسار علیہ ایسکار یعنے مسٹر موش مہاشا گوبر نے جب دیکھا کہ اوپر نیچے دائیں بائیں ہر طرف سے مصیبت کا سامنا ہے نہ داد ہے نہ فریاد۔ نہ چیخ پکار سے کام چلا نہ ڈیپوٹیشن سے مطلب نکلا۔ نہ فریاد سے مراد بر آئی نہ عاجزی کام آئی بلکہ طاعون متخلص بہ ملعون اور دبانے لگا۔ ہمارا اپنا ڈالنے لگا۔ ہماری قوم شوم پر جو دو گام دبانے پڑی تھی جان بچانے کو بھاگی پھرتی تھی نامراد طاعون کے پنجے سے ہم میں کوئی اکا دکا بچ بھی رہتا مگر جب ہی ناجب بیکنسیا برداشت نہ کو صبر آنا چاہیے مجسٹر نیز ظلم کرتے کرتے طبیعت سیر نہ ہوئی تو ہماری بے پناہ اور قلاش امت کی صفائی اور فکر روپی کی ترکیبیں نکالی۔ ہمارے ہی ہاں کا مٹی چاہی بستی اجاڑنی چاہی۔ گھر سے بے گھر کیا۔ شہر بدر کیا۔ ہماری گرفتاری پر ایک ایک دو دو آنے فی فرد مقرر کئے۔ ہر طرح سے مظالم کئے۔ مردمان بزدل جو پہلے ہمارے نام سے بھی کانپتے تھے۔ موش خواروں کی طرح ہمارا شکار کرنے لگے۔ ہمارے لئے دوسرے طاعون یہ ہو گئے۔ اور ہم مفت میں بدنام ہوئے الغرض تفکر کے بھنور میں مسٹر موش ایک

عرصۂ دراز تک الٹ پلٹ ہوتے رہے آخر آپکے
دماغ شریف کے چولہا میں اس خیال کی یکایک بتی روشن
ہوئی کہ زمینی روزنامچون سے تو کچھ ہو نہیں سکتا
وہ تو مردون زندہ درگورون مین شمار ہین البتہ
ہوائی باشندون سے کچھ امید ہو سکتی ہے کہ وہ
کوئی سبیل نکالین کہ ہماری قوم کی جانبری ہو
مگر ہوائی کمتریون سے اسکی خریداری چاہیے
کیونکہ اول تو بڑون تک ہماری رسائی مشکل
ہے۔ اور پھر بڑے کام چھوٹون سے ایسے نکل آتے
ہین کہ بڑے منہ دیکھتے ہی رہجاتے ہین۔ چنانچہ
موصوف نے اپنے پیرودن اور مجنون کو جمع
کیا۔ اور اس نایاب خیال کا اظہار بہت ہی
خوش بیانی اور درد انگیزی سے کیا۔ بیچارے
آفت کے مارے مشتاق دل الا شان پہلے ہی سے
منہ بنائے اور بہرے بیٹھے تھے مسٹر گھونس کی
چاردانگ تحریک نے غضب لگادی۔ اور سارے حضار
کے لشورے بہنے لگے۔ دہائی دینا شروع کردی۔
مسٹر گھونس علی بہ اپنا پرسش کے قدمون پر جا پڑو
کہ حضور ہی ان آفات ناگفتہ بہ سے چھٹکارا
دلائیں۔ آپ نے جواب مین بہ ذرا فشانی فرمائی
کہ بیکار ہاتھ پاؤن پٹکنے سے کیا حاصل عملی
کارروائی کچھ کرو۔ چنانچہ بہ لیڈری جناب [illegible]
ہزاری و فغان کمتریان ہوائی باشندگان
یعنی پسو و مچھران تیغ زنی کی تلاش مین
روانہ ہوئے۔ ہزارون نشیب و فراز کو طے کرتے چلے
ایک جائے ناپاک پُر از خس و خاشاک پر پہنچے
حسن اتفاق سے مولانا برغوث اور پنڈت
پلشودت کو بیٹھا ہوا عرض حال کرکے استمداد
چاہی۔ انہون نے اظہار ہمدردی کے بعد کہا
کہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔ اسکا انسداد مشکل
ہے۔ ولی المسئلۃ [illegible] ہر جگہ ہے ہمارا ہی

اعانت کرنے مین اگر ہماری جان بھی جائے تو
کچھ دریغ نہین۔ یون تو دن رات ہمارے ہزارون
خون ہوتے ہی رہتے ہین۔ تمہارے کام مین اگر
ہزار پانسو ہم مین سے تہ تیغ بھی ہو جائین تو
کیا بڑی بات ہے۔ طاعون کے اثر کی قبولیت
کا مادہ ہم اپنے جسم مین پیدا کرلین گے اور جب
طاعون ہم مین سرایت کریگا تو ہم اسکا اثر
آدمیون مین پھیلائینگے۔ میونسپلٹی ہمکو
کہان تک مارےگی۔ کہان تک ہماری گرفتاری کا
انعام مقرر کریگی۔ اور پھر ہم ہوائی جانور۔ ہم
اون کے قابو کے کہان۔ آدمی ہی تنگ ہو جائینگے
اور ہمکو بھی تنگ کرنا چھوڑ دینگے کیونکہ وہ خیال
کرین گے کہ اگرچہ چوہون کو نیست و نابود ہی
کر دیا جائے تو پسو اور مچھرون کی یہ کیا شکل ہے
اور جب پسو اور مچھر باقی رہین گے طاعون
کا اثر بھی باقی رہیگا۔ اسلئے کیا فائدہ کہ
فضول چوہون کا خون کرکے گناہ اپنے ذمہ
لین۔

ایک بی چوہیا کونے مین چھپی ہوئی یہ گفتگو سن
رہی تھی بولی کہ حضرت انسان ایسے نہین جو کسی
طرح تنگ ہون۔ چوہون کے واسطے مین گنی
ہون۔ اور پسو مچھرون کے واسطے زہریلا
پوڈر۔ اس خوفناک تقریر کے سنتے ہی جلسہ
تتر بتر ہوگیا۔ بقلم

خوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

از آغا حسن ارشد (مرحوم)

رنگ مین بھنگ (۲)

(اشتہ باندی اور نظیر کی جنگ)

۲۶ ربیع الاول کی شب کو جلسہ قرار دیا نظیر نے

شیطانی حد جاری کرکے رنڈیون کی ہڑتال کردی تھی
انکی بائیکاٹ سے روسی جاپانی جنگ کا مزہ آگیا۔
لاکھ جوڑ توڑ کئے ہاتھ پاؤن مارے مگر ایک نہ چلی
کی بندش نہ نکلی۔ استعمال جو دہراتی کو پانی پانی
کو ترستے رہ گئے۔ سارا جلسہ غتربود ہوگیا جیتی
کا دودہ یاد آگیا۔ کانپور۔ فرخ آباد تک تانتی
تہائی مچائی۔ خبر سے نباشد۔ ادہر سے زور دار
بگڑے دکھڑے۔ دو تین لب خندان بچیان مرتبہ
رنڈیت سے گری ہوئی بمشکل تمام دستیاب ہوئین
وہ بھی وحشت مین آکر جیتے جی اکڑی جاتی تھین
ع گفتم گر بہم نرسد بخش غنیمت است ؛ عالیہ والی
نبنی لاؤ کیوڑہ کے خدمتگار کے دباؤ سے مجبوراً
ادہر لٹک آئی تھی۔ باندی والی مجدی یہ سب تھی
کی چار رنڈیان چوسر کی گوٹون کی طرح ایک خانہ
مین بٹھادی گئی تھین۔

پہلے خود لڑکے کی امان بی نبنی ناچین گائین
اسکے بعد عالیہ خانم والی نبنی و مجدی نے رقص شروع
کی۔ سارنگیے بینک پانے کی طرح لٹو بنے پھرتے
تھے پھر صادق علی خان۔ بڑے منے خان
بلیان لڑا یا گئے۔ اس گھنی گڑی مین میل ملاپ
کے واسطے ممولا بائی کی کنیز کی بھتیجی او لاجن
بھی آسیلاف لوٹکر آرہی۔ مگر رابانات کی دیکھا
پر مونچھیں نیچا ہوگئی۔ انکے برادر عزادر سجاد
بھی اپنا باجا بغل سرون مین لا پائے گئے۔ اسکے
بعد مطائیون مین خوانچہ برنج نے بھیرون مین
میلاد شریف خوب پڑھا ع برین عقل و دانش
بباید گریست ؛ باقی رات بھر بھیرون مین طرب
ناچا گیا۔ صبح کچہری برخواست ہونے کے پاس
فلک کجرفتار نے اس اصلی خوشنودی اور مسرت
کے نشہ کو دوبالا کرنے کے واسطے جس چاشنی
کا استعمال کیا۔ وہ دوزنگی جن زہر کی تلخ تھی

نقیب جان کو یہ غم کیا کم تھا کہ چوہراہٹ میں شہر
لگا۔ دوماڈیوں میں خفت ہوئی۔ کچھ رنڈیوں
سے چشمک ہوئی۔ رقابت کا بازار گرم ہوا۔
چوروں نے اڑا لیا۔ ہر نہو دولت کا نشہ ہو
اسکے پاس ضرور اگلی کمر توڑ رہا ہے۔ کیونکہ بہت
سے گھر گھایل کر چکا ہے۔ پرانی خوانت ہے۔ آخر
رات کو سات طبق زمین کے توڑ کر کارکنان قضا
قدر سینہ لگا کر کھینچنے کے ٹکڑے زر و جواہر
نکال لیگئے۔ صبح اٹھتے ہی دیکھ کے کلیجہ بیٹھ گیا
زمین پاؤں تلے سے نکل گئی۔ اپنی ضعیفی اور کی
کی بدقسمتی یاد کرکے زار و قطار رونے لگی۔
پولیس سرگرم تحقیقات ہی مگر مال کھانیوالے
بہار جہراج کا پتہ لگانا کچھ دل لگی بازی تو تھا ہی
نہیں۔ قسمت میں دولت ہوتی تو گھر سے کیون
جاتی۔ ایک جیب ملا اور ڈنڈوت کرنا پڑی۔

اللہ بانڈی کو جلسہ کی تباہی روپیہ کی بربادی
محفل کی بیرونقی کا داغ بھولا نتھا کہ زمانہ نے
بالاے داغ نمک نہ شد داغ دگر نہد۔ عشرہ محرم
میں ماتمی لباس پہنے ہوئے سوگواروں کی شکل
بنائے ہوئے تال کٹورے کی کربلا کے پھاٹک کے
سامنے والے کمرے سے ماتمداران حسین کا جب
نظارہ دیکھ رہی اشک شوئی کر رہی تھی یکایک
کسی تیر نگہ کے گھایل کو یہ ادا ناگوار خاطر
معلوم ہوئی۔ اور چور لٹوڑ کر کے بڑی بیعزتی
سے باید بدست دیگرے دست بدست دگرے
کرکے نکلوا دیا۔ بیچاری بڑی یاس و ناامیدی
سے دربار حسین سے بیجتی ہوئی نکل گئی
نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بیآبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے
اب یہ خوب جنت حسین سے فریاد کیا کرتی ہو
اور نقیر جان خریداو بس اسکی والی ماجات

بڑا گھر دل کو تسکین دے لیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ
مال مفت میں پہنچا۔

واقعہ ایک تماشبین

عورتون کو کیا کرنا چاہئے

روشن دماغ تعلیم یافتہ تہذیب کے کھونٹے پر کودنے
والے ڈیرہ پیچ گڈ مارننگ کی دولتی سنبھالئے۔ اور
شیک ہینڈ کا جھٹکا تھامئے۔ کیا آپکو خبر نہیں۔ کہ
بادولت علیہ الرضوان نیو لائٹ سے مزین ہیں۔ اور
تعلیم و مدرسیں کے خیالات دماغ میں بھر کر دو چار ہے
ہیں۔ واہ کیا تعلیم سے آپنے ثمرہ اوٹھایا ہے کہ تمام
اسلامی تہذیب بالائے طاق رکھدی۔ مردکب
تسلیم و کورنشات جیسے عمدہ الفاظ کو چھوڑ کر اپنے
گڈمارننگ کی چلا تمک کیون لگائی۔ ول ٹم نہیں
جاننا کالا لوگ بڑا بے تہذیب ہوتا ہے۔ ہم مغربی
علم کا پروفیسر ابتک بنا نہیں۔ اور تا حال انگریزی
کا ایک لفظ تک نہیں جانتے البتہ پیسہ پرستی
کی دھن میں انگریزی خیالات اور طرز عمل کو
پسندیدہ نگاہوں سے دیکھنا جبتے اپنا اصول
بنا رکھا ہے۔ آپکو معلوم ہونا چاہئے کہ اب مردون
کو چاہئے کہ چوڑیاں پہنکر مکان کی چار دیواری
میں برقعہ خانم بنے رہیں۔ اور اپنے تمام
فرائض و منصبات مستورات کے حوالے کر دین
کیونکہ لاہور کے پیسہ پرست نے اپنی ایک نظم
میں اوسے بیان کر دیا ہے ہمکو پیسہ پرست کی
عقل خداداد پر تاسف ہوتا ہے کہ جس قدر
بندہ خدا بوڑھا ہوتا جاتا ہے اسکے دماغ میں فتور
واقع ہو رہا ہے جوانان بہ شمشیر و پیران بہ رای
کا عکس مستوی اگر دیکھنا منظور ہو تو پیسہ پرست
میں نظر آئیگا۔ بعض وقت اپنے اخبار کو بلا
میں ایسے مضامین اور نظم وغیرہ شائع کرنا کہ

کہ جنکے ملاحظہ سے معمولی آدمی بھی مضحکہ اوڑائے بغیر
نرہے۔ یورپ والوں کی باتین اسکے نزدیک لوح
محفوظ کی تحریر ہے۔ خواہ ہندوستانی پبلک کو اس
سے کسی قسم کا واسطہ ہی کیوں نہو مگر ہمارے معزز
ہمعصر کو اس پیرانہ سالی میں نیو فیشن کا شوق
چرایا ہے۔ بلبل شیراز نور اللہ مرقدہ نے کیا ہی
عمدہ کہا ہے کہ ع مرد چون پیر شود حرص جوان میگردد۔
ریش مبارک کا تمام حصہ اگرچہ سفید ہو گیا ہے
مگر اللہ رکھے شوق جناب کو ابتک انگریزی
فیشن کوٹ پتلون پہننا باعث افتخار جانتے ہیں
کیون نہو لی تہذیبہ خانم کے آپ آشنا جو ہوئے
۲۰ اپریل کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں ایک ایسی
نظم کسی کرسچین کی شائع ہوئی ہے کہ جس سے
پیسہ پرست کی دلبستگی ظاہر ہوتی ہے۔ بھلا
بوڑھے میاں کو کیا ضرورت کہ آپ اس نایاب نظم
سے اخبار کو سیاہ فرماتے۔ یا جیہ ہم بھی تو وہ
نظم سنین کہ اسمین کیا فصاحت اور بلاغت
بھری ہے۔ بہت خوب لے تو یہ خوب مشتے نمونہ
از خروارے ایک دو شعر علیا بدولت بھی گوشگذار
کرتے ہیں ع روئینگا تین ساتھ اور دون کے
نہوں ہرگز خفا ہیں یہ کیا عورتیں نہ ہوئیں تماشا
بنگئیں یا ناٹک کے نالائق ایکٹرونکا گروہ جسکا جہا
چاہے انکے ہمراہ رونے لگائے۔ اخاہ اب آیا
فہم شریف میں۔ یورپ کی تہذیب دیکھ نہیں
آگے چلئے۔ ابھی آپنے سنا کیا ہے۔ دیکھئے
آگے چلکر کیا لطف آتا ہے ع عورتوں کو جاگو
ہوں سبکی منیجر لاحول ولا قوۃ۔
ارمان ہے کیا یہ تو خوب کی جورو سبکی بھابی
معاملہ ہوا۔ توبہ [illegible]
نزدیک مستورات کا نام لینا بھی داخل جرم ہے۔
مولانا پیچ جامہ کے باہر کیوں ہو رہے ہو۔

یہ یوروپین تہذیب ہے۔ عورتوں کو چاہئے سب کی
خبرگیری کیا کریں۔ سبکو خوش رکھیں۔ سبکا بوجھ
اپنے سر رکھیں۔ یہ تو فرمائیے کہ عورتیں جب
کام کیا کریں تو مرد وہ کس مرض کی دوا ہیں۔ پھر
بس یہی کہ انکا جہاز بہر کر یورپ کے شہروں میں
روانہ کر دیا جائے۔ سبکا بوجھ اپنے سر رکھیں
آخر سر ہے کہ پہاڑ جب سبکا بوجھ اپنے سر پر رکھیگی
تو کیا سر سلامت رہیگا۔ گورنمنٹ انگلشیہ کو چاہئے
کہ تمام محکمات کو مردوں سے خالی کرکے عورتوں
سے پُر کرائے مگر ہاں یار یہ تو یوروپین تہذیب ہے
خیر کچھ نہیں آگے چلو۔ عورتوں کو چاہئے اوروں
کی خاطر وہ جئیں ؛ دوسروں کے کام آئیں ؛ تم
محبت کا ہیں ؛ اے واہ کیا عجیب زمانہ ہے جب
عورتیں اوروں کی خاطر زندہ رہینگی اور دوسروں
کے کام آئینگی تو آخر اون کے شوہر کیا کرینگے
بس یہی کہ ہل بانی دھملی کیا کریں۔ اور دوسروں
کیلئے اپنی عورتوں کو وقف کیا کریں۔ نعوذ باللہ
منہا۔ ارے یہ بھی کوئی تہذیب ہے۔ این ای۔
اسعد ... گرم ہو بیٹھے کیا آپکو معلوم نہیں
یہ یوروپین تہذیب ہے۔ وہاں ایسا ہی ہوتا رہتا
ہے۔ مرد تو گھر میں بچوں کے اندر پڑے ہوئے
ہیں اور انکی عورتیں باہر دلدار کے ہمراہ رنگ
رلیاں مناتی ہیں مگر ہمارے پاس پیسہ پرست
کی غرض اسکی اشاعت کیلئے ہے۔ اسکا پتہ کیا
دوربین مراقبوں کے بغیر لگنا ذرا مشکل ہے۔

دافعہ

عورتوں کو چاہئے شوہر کی خدمت کریں
اون کی اطاعت میں اپنی محبت ظاہر کریں

بقلمہ

مکرمی مکرمی شنا نوالا
از بمبئی

جاسوسوں کی رپورٹیں

دہلی: - افسوس صد افسوس کہ ہم لوگ ایسی مہربان
گورنمنٹ کی رعایا ہو کر اسقدر تکالیف ہیں جس کی ہر
مسئول چنگی کا بار ہر خدا کی ادا علی کی پھٹکار ہے جاتا کہ ہم
سے گورنمنٹ کا کہنا دل و جان سے مانتے ہیں پھر بھی
گورنمنٹ عالیہ کمیٹی کو ہدایت نہیں کرتی کہ اپنا منہ بند کرے
صفائی کی حالت ایسی ہے کہ تمام جہان میں شہر کا شہرہ ہی
ہو رہا ہے ہمارے شہر سے گلیوں کی گھریں بہی اچھی ہونگی
شہر میں جو نالیاں ملتی ہیں وہ بہی رکی گئی ہیں تمام نجاست
ظاہر ہوتی ہے بیماری نہ پھیلے تو کیا ہو۔ سقہ نالی کو صاف
کرنے اگر آتا بہی ہے تو ایک مشک میں ۱۱ میل سے
چھڑے تلاو کر بہتا دیتا ہے یہ کہاں کا انصاف کہاں کا
عمل ہے۔ نمونہ کے طور پر جیلہ دروازہ جاکر دیکھا جائے
جہاں ایک گڑھا ہے اس میں تمام تلاو کا پانی آکر جمع
ہوتا ہے۔ اب یہ پانی سڑ گیا ہے اور تمام محلہ
گرفتار کہا ہے کہ اس سے بیماری نہیں پھیلتی پر نرخ
ہندوستانی کا تو کچھ حال ہی نہ پوچھئے۔ ہندو صاحبان میں
پلیگ کی کثرت ہے اور یہی لوگ شہر سے بہی باہر جاکر
آباد ہو رہے ہیں مسلمان خدا پر بہروسے ابھی تک
شہر میں مقیم ہیں (آپ کا نامہ نگار جیلا دروازہ)

ایک خط ہمارے پاس بذریعہ ڈاک پہنچا ہے
جسمیں راقم نے اپنا نام نہیں لکھا ہے علاوہ اور
باتوں کے وہ لکھتا ہے کہ یہاں یعنی لاہور میں شاہ
عالمی دروازہ ایک مجلس منعقد ہوئی تہی اسمیں
سکھ صاحبان نے خصوصیت سے حصہ لیا تھا اور انہی
لوگوں نے جلسے میں بہت شور و غل مچایا اور بیانگ
کہا کہ مر جائینگے مگر انگریزی ملازمت نہ کرینگے
مدہ خبر میں چند روز و بعض پاس ہو نا ملک سے میں
ہیں سے پتہ یہ ہے کہ کوئی ہندوستانی کسی انگریزی

پانہ کا استعمال نہ کرے۔ (بہت خوش) عورتیں چرائی
نہ ڈالیں۔ دیا سلائی بہی نہ خریدیں۔ زمیندار مزارع
پانی نہ دے۔ (اپنا گھر لگا دیں گے) کسی انگریز کے
پاس خانساماں نہ جائے۔ مگر ہم ان نوٹوں پر اسوقت
تک یقین نہیں کر سکتے جب تک نامہ نگار اپنا مفصل نام
ظاہر نہ کرے۔

... میں ایک مشہور ہندو کی لاش پولیس تھانہ
کے باہر لٹکی ہوئی ملی اسپر مال مسروقہ رکھنے کا جرم عائد
تھا گرفتار ہونے کے بعد اسنے خودکشی کر لی۔ ورثا
کو یقین نہ آیا اور بنگلور سے ایک ڈاکٹر کو طلب کیا جسکو
آنے میں دیر ہوئی لاش دفن کر دی گئی ڈاکٹر نے اسکے
نکالنے پر اصرار کیا مگر جواب دیا گیا کہ ڈاکٹر نیلور بنگلور
واپس گئے اسپر لوگوں کو بھی شک ہوا اور کہا گیا کہ علاقہ کے
ہندو کی لاش گاڑی کیوں لگی۔ اغلباً ورثا کو یہ خیال ہوگا
کہ پولیس نے کوڑے مار مار کر جان سے مار ڈالا ہے اگر
وہ واقعی خودکشی کرکے مرتا تو ہم لوگوں کو نہ بلایا جاتا
سرکاری طور پر تحقیقات ہو رہی ہے

مشرقی بنگال میں آجکل بدامنی پھیل رہی
ہے حکام کے تدارک کی پوری کوشش میں ہیں
پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب بہی اس علاقہ میں
عنقریب گشت لگانے والے ہیں اور ارادہ
ہے کہ سودیشی تحریک کر دینا پر زور تقریر سے
جلا دیں۔

افغانستان کے ایک سابق امیر ایوب خان
پولیٹکل ایجنٹ پیشاور نائب اور دیگر سرداروں کے
ہمراہ جاپان اور چین کی سیاحت فرماکر ہندوستان
واپس تشریف لے آئے ۔

افسوس جرمن ترکی کا دوست کہلاتا ہے
مگر اسکے اوصاف ناشایستہ میں مخالفت کا اثر پایا
جاتا ہے جرمن نے جہازات کی دوستی میں ترکی کو
بہت برباد ہوکا دیا ہے ۔ بہلا کہیں مار آستین بھی
دوست ہوسکے ہیں ۔

برطانیہ کی تجارت برآمد میں گذشتہ مارچ
میں ۲۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ۔ اور درآمد میں
۳۵ لاکھ کا ۔

افواہ گرم ہے کہ امیر صاحب کابل نہ
جائینگے بلکہ روس کی سیاحت فرمائینگے ۔ سیاحت تمام
کو تو فرمائیں مگر ہندوستان کی سی خاطر مدارات شاید
ہی دیکھنے میں آئے یہاں آپ کیلئے روپیہ [illegible]
کیا گیا ہے ۔

امیر صاحب انگریزی چیزوں کے ایسے دلدادہ
ہوگئے ہیں کہ اب غالباً ہر چیز انگریزی ہی استعمال
کرینگے ایام سیاحت ہند میں آپ نے انگریزی
ڈریس پہنا اب کلکتہ کی ایک مشہور انگریزی کمپنی
کے نام چھ طلائی فریم کی عینکوں کی فرمائش بھی روانہ
کی ہے ۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی تین ٹرینوں پر ڈاکہ
پڑنیکی خبریں موصول ہوئی ہیں ۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ یہ کام گرہ کٹوں ہی کا ہے ۔

سندھ میں لوگوں کے لٹنے کے واقعات
آجکل بے طرح ترقی میں ہیں خدا خیر کرے ۔ [illegible]
نظر کرنی چاہیے ۔

مسٹر سیٹھ گان زلزلہ کے امدادی فنڈ
میں زرچندہ ادا کرنے کیلئے کلکتہ سے امریکن

باشندے بڑی کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ ہیں
سودیشی کے معنے حب الوطنی کی شان [illegible]
[illegible] ہو ۔

خدا تعجب کی عینک لگا کے آنکھوں اس
خبر کو بھی پڑھو ۔ سنا کہ کوریا کے ایک طالبعلم نے اپنے
باپ سے تین ماہ کا اپنا خرچ خوراک لیکر نصف روپیہ
اس فنڈ میں دیدیا جو گورنمنٹ کوریا کے سر پر جاپانی
قرضہ کے متعلق ہے ۔ اور [illegible] کی لڑکیوں نے
بھی ۲ ہزار سینٹ کی رقم فنڈ مذکور میں دی ہے ہمارے
شہر کی رنڈیاں تو انکی نوٹ پیکر لیتے ہیں شرم شرم
مثل مشہور ہے سر منڈاتے ہی اولے پڑے

بیچارے کمنہ ریجنٹ سنگھ جی کراچی گدی نشین ہوئے
دس پانچ ہفتے ہی نہیں گذرے کہ شہر برباد ہونے
لگا باشندے شہر چھوڑ چھوڑ کے بھاگنے لگے شہر
میں کہتے [illegible] لگے اگرچہ یہ سب باتیں طاعون
کی بدولت ہیں جسکے انسداد کی تدبیر میں کمنہ
صاحب بہت کوشش سے کر رہے ہیں ۔

سورت کے ہندؤوں میں آریہ اور ویدہ دہرم
کے دو پنتھ ہوگئے ہیں مخالفت کا بازار زور و شور پر
ہے ۔ شاباش [illegible] بھی توقع ہے آپس کی
پہوٹ کا ۔

بنگال میں قہر آسمانی ٹوٹ پڑا ۔ یعنی
رہ رہ گئے ۔ بارش نے باشندگان کو بوکھلا دیا
خشکی ازحد ہوگئی ہے ۔

مقام مار ہو میں واقع دربھنگہ کے
قحط زدوں کے امدادی فنڈ کے [illegible]
زرگان کی تعداد میں [illegible] ترقی ہو رہی ہے

مقام [illegible] میں سخت طاعون
پھیلا ہوا ہے باشندے باہر بھاگ رہے ہیں
روزانہ ۲۰ ۔ ۳۰ ۔ وارداتیں ہو رہی ہیں خدا
فضل کرے ۔

ہماری مجربہ دوائیں

جب تک کہ ٹھیک [illegible] ۔ ایک روپیہ
سفوف جریان :- ۲۰ خوراک ایک روپیہ
گرہ ہمراہ :- خاص مردوں کیلئے ۱۲ خوراک
میں دائمی اور مستقل از قیمت پانچ روپیہ
جوہر دافع گھٹیا :- ۱۰ خوراک قیمت دو روپیہ
پتہ ذیل سے منگا لیجئے ہمارے تجربہ کی
تصدیق ہوگی ۔
شیکسپیر آفس ۔ گرانٹ روڈ بمبئی ۔

پچاس روپے

(۱) عرق بہار جوانی

اس عرق سے [illegible] میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۲) حاجی زلف و دراز تیل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
نوٹ [illegible]
[illegible]
جناب حکیم عطا محمد صاحب [illegible]

کومیر میں آپس کی خانہ جنگیاں ابھی ختم ہونے
نہ پائی تہیں کہ قہر الٰہی بھی انپر نازل ہو گیا اور کرمان
نامی گاؤں میں سخت آندھی آئی اور ۱۲ اصحاب
ہلاک ہوگئے ۔ اور ۱۰ سخت مجروح زخمی [illegible]

پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کا صبر ٹوٹا نہیں بلکہ خدا تعالے نے اپنے خاص بندوں کو متنبہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سرتجر خواہ ہو کیا ہی صدمہ پہنچے اپنے ملکی بھائیوں پر خصوصاً اور غیر ملکیوں پر عموماً دست درازی نہ کرنا۔

خبروں کے سلسلے میں یہ بھی سنا گیا ہے کہ ایران بھی ابھی تو کابل ہی کے ساتھ تاک لگائیگا۔

بمبئی کے اہل پولیس کا مقدمہ عدالت میں پیش ہے کوئی خبر یہ کارروائی پولیس نے ہنوز کی کچھ سمجھ فیصلے کا انتظار ہے۔ پولیس کمشنر مسٹر جیل نے بلحاظ حفظ ما تقدم مقامات کرو ... ستارہ ناسک۔ خاندیش وغیرہ سے ۵۰۰ سپاہی طلب کرلئے ہیں سورت سے ۵۰ جوان اور بڑودہ سے ۲۰ سپاہی بھجوائے ہیں۔ یہ جوان اکثر محلوں میں مقامی پولیس کی بجائے پہرہ دیتے ہیں۔

بمبئی۔ مرحوم مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی کی ایک روغنی تصویر ... اور بیرسٹروں کے ... کرکے مسٹر جسٹس داور کی ... آویزاں کی گئی۔

بمبئی مسماۃ کرشنا بائی ایک ۱۵ سالہ ہندو لڑکی کھانا پکاتے وقت ... گذشتہ کو جل گئی تھی خانگی علاج ہوتا رہا۔ آخر کار مر گئی۔

" مسماۃ گنگو بائی ایک ۵۰ سالہ ہندو عورت پلٹن روڈ پر سے جا رہی تھی ایک پارسی کی موٹر کی زد میں آ گئی شدید زخم آئے جے جے اسپتال میں زیر علاج ہے۔

" مورتی سٹریٹ میں چند ہندو لڑکے کھیل رہے تھے چمن نامی ایک ۱۰ سالہ لڑکا ایک ہندو کی گاڑی کے نیچے آ گیا اسکے پیروں میں سخت زخم آئے علاج کیلئے گوکلداس تیجپال اسپتال بھیجا گیا۔

" باجلاس مسٹر فدریک مجسٹریٹ فدا علی ولایت علی نامی ایک موٹر کار ڈرائیور کو ... مسٹر ...

کے ان ملازم ہے) ۱۵ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اپنے مقررہ راستہ کو خلاف موٹر چلا کر ایک چھکڑے سے ٹکرا دیا تھا۔

" ... نامی ایک ۵۰ سالہ ملازم بندرگاہ پر ... میں سے مال اور ... انجنوں کے درمیان کچل کر مر گیا۔

" ... واقع ڈیلائل روڈ میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ ۳۵ ہزار کا نقصان ہوا۔ ۳۰ ہزار کا بیمہ شدہ مال تھا۔

" باجلاس چیف مجسٹریٹ مسٹر ... لو بھائی اور ۱۰ دیگر ملازمان جی بی اینڈ سی آئی ریلوے پر بغیر ٹکٹ سفر کرنے کے جرم میں ... سے ۵ روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی۔

بفضل تعالے طاعون بمبئی میں کچھ کمی پائی جاتی ہے۔ یکشنبہ گذشتہ کو طاعون کی وارداتیں ۶۹ - مرتیں ۶۲ تھیں۔ کل امراض سے ۱۴۷ موتیں ہوئی تھیں۔

ضلع اسکندریہ واقع ... ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سخت آندھی آئی اور طوفان عظیم برپا ہوا۔ اکثر آدمی ہلاک ہوئے اور بکثرت نقصانات واقع ہوئے۔

ہز میجسٹی شپ ... فلگ ... واقع ڈیونپورٹ کی چٹانوں پر ... گیا ہے اب تک اوسکا ... پڑا ہوا ہے۔

مقام فیض کے یوروپینوں میں سخت ... پھیل رہی ہے کیونکہ سلطان مراکو کی جانب سے یوروپین باشندوں کے خلاف سخت اعلان شائع ہوا ہے۔ اسپین سلطان نے فرنچ ڈاکٹر ... کے قتل پر اظہار تاسف کیا ہے ... کہا ہے کہ مقام ... پر ناجائز اور خلاف معاہدہ قبضہ کر لیا گیا ہے ...

عرس شریف ۔ عاشقین اولیائے کرام پر واضح ہو کہ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین ... زر بخش کا عرس شریف بمقام خلدآباد ضلع اورنگ آباد ہر سال ۱۵ ربیع الاول سے شروع ہو کر ۲۸ ربیع الاول کو ختم ہوگا۔ بعد بار ہویں کو حضرت رسول مقبول صلعم کے پیراہن مطہرہ و موئے مبارک کی زیارت زائرین کو کرائی جاویگی۔ اور حاضرین کی دلچسپی کے لئے آتشبازی کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ لہذا جمیع اہل اسلام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں اور شریک عرس ہو کر ثواب دارین حاصل کریں اور بہبودی کونین سے سرفراز ہوں۔ یہ وہ ولی کامل ہیں جنکی شہرت مشرق سے مغرب تک ہے اور ہزارہا کوس سے زائرین حاضر دربار ہوتے ہیں۔
المشتہر خاکپائے ... محمد سلیمان مؤذن ...

شہر مونٹرل (کنیڈا) کی میگل انجنیرنگ یونیورسٹی میں سخت آتشزدگی ہوئی جس سے ڈیڑھ لاکھ پونڈ (۲۲ لاکھ روپیہ) کا نقصان ہوا۔

ہز میجسٹی کے جنگی جہاز ... کے ... کا باعث یہ معلوم ہوا کہ بجلی پر سے جو علامت دکھائی گئی تھی اوس کے سمجھنے میں سخت غلطی واقع ہو گئی تھی۔

جہاز ... موسومہ فالکن ... کے مابین ... تصادم ہو گیا۔ دونوں کشتیوں کو سخت نقصان پہنچا ... میں زیر مرمت ہیں۔

بندوق پستول اور کارتوس وغیرہ کل ۲۱ لاکھ پونڈ کا گرد بارود انگلستان کے متفرق تین مقامات سے روانہ ہوئی ... گرفتار کر لیا گیا۔ مقامات نیو کاسل ... میں یہ واقعات ہوئے۔ ... کا پتہ نہیں ہے۔

کیا طاعون لا علاج مرض ہے؟

خداوند تعالیٰ نے

کی حکمت بالغہ کے باعث امراض پیدا ہوتے ہیں اور اسی کی عنایت و کرم سے ان امراض کے سینکڑوں علاج ہوتے ہیں۔ لیکن دوا الف دوا ہے۔ قدرت نے ہمارے لئے سب سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ مگر ہم بوجہ جہالت دکر[illegible] ہم ان سے آگاہ نہیں

آگاہی کے لئے

خداوند تعالیٰ نے ایک خاص فرقہ پیدا کر رکھا ہے (جیکو حکیم - ڈاکٹر یا وید کہتے ہیں) جو اپنی حکمت سے قدرت کے ان پوشیدہ رازوں کو کھول کر ملک کو دکھ سے بچانے کی کوشش میں ہر پنہاں کو ز [illegible] ظاہر کر جاتا ہے ✦

چنانچہ اس عاجز نے

آٹھ برس سے جب سے طاعون ہند میں آیا ہے کئی تجربات مختلف صوبوں اور ضلعوں میں معدنی نباتی اور حیوانی اجزا کے [illegible] دوا تیار کر کے آزمایا ✦

الحمد للہ بفضل ایزد حکیم مطلق

اب اس دوا سے مرض طاعون کے علاج میں کامیابی کا راستہ نظر آتا ہے۔ ہرگز نہیں ہزاروں اشخاص آزما کر اس علاج کی ہر جگہ تصدیق اور اس کا اطلاع دی جا سکتی ہے کہ وہ جس جہاں ہوا وہیں [illegible] کئی [illegible] ہوں [illegible] کا طاعون کا کوئی علاج نہیں ✦

علاج ہی یقیناً علاج ہے

البتہ ہمارے ملکی دیسی بھائیوں کی بڑی کمزوری و عادت [illegible] وقت کی خوف سے دیگر [illegible] علاج کے [illegible] شروع مرض میں اخفا کی وجہ مرض میں علاج کا رہنا۔ باقاعدہ طبیب سے [illegible] ہاتھ [illegible] سے دل کر [illegible] یقیناً علاج ہے ✦

یہ اسباب ہیں

جو طاعون کیا اور دیگر بیماریوں میں بھی [illegible] رہنے دیتے ہیں ✦

وبائی بیماریوں میں

خاص [illegible] مرض کا مادہ زہریلا

تیزاور [illegible] جو [illegible] جوت لگ جاتے ہیں تمام اندرونی اعضائے رئیسہ دل دماغ جگر وغیرہ کو کام سے روک دیتا ہے

اس لئے جب تم کو

طاعون کے زہر کا جسم میں سرایت کرنے کا ذرا بھی شبہ ہو فوراً توجہ علاج کی جانب کرو اور تمام [illegible] دشمن سے علاج کرو جس سے مرض یقیناً رک جائے گا۔ اگر ہمیں عادت کے مطابق شروع مرض کے ایک دن یا دو دن بعد علاج شروع کرو گے تو اس وقت علاج کا کچھ فائدہ نہ ہوگا ✦

ہمارے دیسی بھائیوں

کی ایک اور بری عادت ہے کہ جب وبا شروع ہوتی ہے بلکہ کوئی مریض ہو جاتا ہے تب دوا طبیب اور حکیم سے طلب کرتے ہیں جو غلط ہے۔ تب مرض بگڑ جاتا ہے ✦

خوب یاد رکھنا چاہئے

وبا سے پہلے [illegible] شہر یا گاؤں سے طاعون ابھی دور ہو دوا اپنے گھر پاس رکھو تا کہ خدا نخواستہ جب کسی کو [illegible] ہو دوا دیدو وہ یقیناً اسی وقت مریض [illegible] صحت پائے گا اور مرض بھی [illegible] اپنا اثر دکھاتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل ہو ✦

ہدایات

(۱) مرض شروع ہوتے ہی دوا شروع کر دو۔

(۲) جس گھر میں مرض پیدا ہو اس سے اس کو نکال دو۔ اگر نکال نہیں سکتے تو نچلی منزل چھوڑ کر اوپر کی منزل میں علیحدہ کر کے دوسروں کو بھی کہ اس گھر میں ہمارا [illegible] (مرض) جسم کے وجود سے [illegible] نہیں رکھو موجود ہے ✦

(۳) اسے گرم رکھو کیونکہ سردی منافی صحت ہے۔ سردی سے [illegible] کے [illegible] بند ہو سکتے ہیں۔ سردی سے خون کا دورہ کم ہو جاتا ہے اور اعضائے اندرونی پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ گرمی مواد [illegible] اعضا [illegible] کی مددگار۔ طاعونی گرم [illegible] سردی میں پھیلتے پھولتے ہیں

خصوصاً مرطوب جگہ اور تنگ ایام میں

(۴) مریض کو قبض نہ ہونے دو ✦

(۵) مریض کو چت لیٹنے مت دو ✦ اور [illegible] بیٹھنے سے روکو ✦

(۶) مریض کو دوسرے مریضوں کی خبر آنے نہ دو کہ صدمہ کی اطلاع نہ دو ✦

(۷) غذا استعمال میں دودھ۔ یخنی وغیرہ تھوڑا تھوڑا دو۔ [illegible] غذا سے [illegible] پرہیز رکھو ✦

(۸) [illegible] یا [illegible] سے [illegible] پیش [illegible] میں [illegible] مفید ہوتی ہے ✦ [illegible] میں [illegible] مفید ثابت ہوا ہے

(۹) دوا اگر مرض خفیف ہے تو [illegible] خاص [illegible] دو [illegible] میں ایک گھنٹہ بعد دو [illegible] اور [illegible] دو [illegible] گرم یا دودھ [illegible] ✦

اگر مرض شدید ہے

تو آدھ آدھ گھنٹہ کے وقفہ سے دس دس قطرے دوا [illegible] یا [illegible] میں [illegible] متواتر دیتے جاؤ تا وقتیکہ مریض کو مرض سے نجات [illegible] اور [illegible] پانی [illegible] ✦

علاج حفظ ماتقدم

یعنی مرض طاعون سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب کسی کے قصبہ میں ایک مریض طاعون ہو جائے تب دوسرے تندرستوں کو ہماری دوا اکسیر شفا کے [illegible] قطرے [illegible] میں [illegible] ✦

خبردار! ہوشیار!!

مریض کے ساتھ [illegible] مریض کے کپڑے اور [illegible] کی [illegible] اپنے جسم [illegible] ✦

کیا وجہ ہے

اکسیر کی [illegible] میں بعض اوقات ایک ہی بیمار ہو جاتا ہے۔ باقی بچے رہتے ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] جسم میں [illegible]

ہو سکے تو دی جاوے ہوتی ہے۔ وہم ہر بیمار [illegible] ہونے سے مرض کا جسم قبول کر [illegible] رکھے تو مرض پیدا ہوتا ہے۔ جسم خداوند تعالیٰ نے ہر ایک جسم کو بیرونی دشمنوں سے بچنے کو [illegible] سپاہی (جراثیم) پیدا کر رکھے ہیں جو دشمن کے داخل ہونے کی جگہ جمع ہو کر [illegible] ہیں اگر وہ غالب رہے تو مرض ظاہر نہیں ہوتا اگر وہ مغلوب ہو گئے تو مرض ظاہر ہوتا ہے۔ اگر یہ تمہارے [illegible] تندرست [illegible] جنگ سے [illegible] کیوں نہ ہو [illegible] کر ایسی جگہ میں نہ جاؤ جہاں مخالف سے لڑائی کی ضرورت پیش آئے ✦

(۱۰) [illegible] طاعون کی جگہ میں [illegible] طاعون [illegible] علاج میں دیکھو صفحہ ۸ ✦

اکثر مذاہب

کی کتابوں میں ایک مخلوق کا جو نظر نہیں آتی ذکر پایا جاتا ہے جسے [illegible] کا ذکر کیا جاتا ہے [illegible] مخلوق [illegible] جن [illegible] وغیرہ [illegible]

وہ یہی مخلوق ہے جس کو

آجکل جراثیم [illegible] ہیں جو بیمار [illegible] ہے [illegible] طاقت ہیں [illegible] کی تمام سپاہ اور لاکھوں [illegible] ہے [illegible] طاقت [illegible] آپ [illegible] وہ [illegible] ظاہر کیا۔ اس کے تابو کرنے کو منتر

اکسیر شفا ہے اور بس!

(قیمت اکسیر شفا [illegible] شیشی [illegible])